باب۔۷۷

خون بہا اور دیت

[وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن يَصَّدَّقُوا،(النساء:۹۲)]

[وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّـهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا،(النساء:۹۳)]

حدیث۶۴۲۰: ایک شخص نے رسول اکرمؐ سے پوچھا کہ کون سا گناہ اللہ کے نزدیک بڑا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ تُو کسی کو اللہ کا شریک بنائے، حالاں کہ اس نے تجھے پیدا کیا۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون سا؟ فرمایا، تُو اپنی اولاد کو قتل کرے اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ اُس نے پوچھا، پھر کون سا؟ فرمایا، تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ اور پھر قرآن کی آیت پڑھی، وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّـهِ إِلَـٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّـهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا،(الفرقان:۶۸)۔ راوی: عمرو بن شرجیلؒ۔(حدیث۶۳۷۹)۔

حدیث۶۴۲۱، ۶۴۲۲: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ مومن ہمیشہ کشادگی میں رہتا ہے جب تک کہ وہ خونِ ناحق نہیں کرتا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۶۴۲۳: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سب سے پہلے ان مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا جو قتل کے متعلق ہوں گے۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث۶۴۲۴: میں نے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر میں کسی کافر سے ملوں اور وہ میرے ساتھ جنگ کرکے میرا ہاتھ کاٹ دے اور پھر ایک پہاڑ کی پناہ میں جاکر کہہ دے کہ " میں اسلام لے آیا" تو کیا اس طرح کے کہنے کے بعد میں اسے قتل کردوں؟ آپؐ نے فرمایا، تم اسے قتل نہیں کروگے، کیوں کہ اگر تم نے قتل کردیا تو تمھاری جگہ وہ قتل کرنے سے قبل والی حالت میں ہوگا اور تم اس کے کلمہ کہنے والی قبل والی حالت میں ہوگے۔ راوی: مقداد بن کندیؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۴۲۵: آنحضرتؐ کا یہ فرمانا ہے کہ جو جان بھی قتل کی جاتی ہے اس کے گناہ کا ایک حصہ آدمؑ کے پہلے بیٹے (قابیل) پر جاتی ہے۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۶۴۲۶، ۶۴۲۷: نبی مکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ، جریرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۶۳۲ تا ۱۶۳۵)۔

حدیث ۶۴۲۸، ۶۴۲۹: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کا ناحق قتل کرنا، اور جھوٹی گواہی دینا، کبیرہ گناہ ہیں۔ راویان: عبداللہ بن عمروؓ اور انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۲۴۴)۔

حدیث ۶۴۳۰: ہم لوگوں کو آنحضرتؐ نے جہینہ کے ایک قبیلے کی طرف جنگ کے لیے بھیجا۔ اور ہم نے ان کو شکست دے دی۔ میں اور ایک انصاری نے قبیلے کے ایک آدمی پر حملہ کیا تو اس نے کہا، لا الٰہ الا اللہ۔ پھر بھی میں نے اس کو نیزے سے مارا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ واپس پہنچ کر نبی مکرمؐ سے اس واقعہ کو بیان کیا۔ حضورؐ نے فرمایا، تم نے اُس کے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے باوجود قتل کر دیا؟ میں نے کہا کہ اس نے صرف اپنی جان بچانے کو اس طرح سے کہا تھا۔ لیکن آپؐ بار بار فرماتے رہے کہ "تُونے اُس کے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے باوجود قتل کر دیا۔۔۔"! یہاں تک کہ میں آرزو کرنے لگا کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا (یعنی اب توبہ حیثیت مسلم پکڑ ہو گی)۔ راوی: اسامہ بن زید بن حارثؓ۔

حدیث ۶۴۳۱: ہم لوگوں نے اس بات پر رسول اللہ سے بیعت کی تھی کہ کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ بنائیں گے، نہ چوری کریں گے، نہ زنا کریں گے اور نہ نافرمانی کریں گے۔ اگر ہم نے یہ کر لیا تو ہمارے لیے جنت ہے۔ اور اگر ہم کسی بات کے مرتکب ہوئے تو اس کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ راوی: عبادہ بن صامتؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۳۵۲ اور ۶۳۷۰)۔

حدیث ۶۴۳۲: ابو موسیٰؓ کا بیان ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا" جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا (یعنی مسلمان مسلمان کو مار دے) وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۶۴۳۳: حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ ارشادِ نبویؐ ہوا کہ قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں۔ چناں چہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا، مقتول کیوں؟ آپؐ نے فرمایا، اس لیے کہ وہ قاتل کے قتل پر حریص تھا۔ راوی: احنف بن قیسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۴۳۴، ۶۴۳۵: ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں سے کچل دیا۔ وہ یہودی آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا۔ حضورؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا تُو نے ایسا کیا ہے؟ اس نے اقرار کیا۔ چناں چہ اس کا سر بھی پتھر سے کچلا گیا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۵۴)۔

حدیث ۶۴۳۶: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ کوئی مسلمان جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس کا خون کرنا حلال نہیں۔ البتہ قاتل، شادی شدہ زانی اور دین سے نکلنے والے ملحد کا خون کرنا جائز ہے۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۶۴۳۷: (ایک لڑکی کا سر پتھر سے کچلا گیا تو کچلنے والے کے سر کو بھی بہ طور قصاص کچلا گیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۵۴۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۴۳۴، ۶۴۳۵)۔

حدیث ۶۴۳۸: نبی مکرمؐ کا ارشاد ہے کہ مکہ میں کسی کا قتل جائز نہیں۔ اور فرمایا کہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہو گا۔ میرے لیے بھی دن کے تھوڑے حصے میں حلال ہوا تھا۔ اب مکہ پہلے کی طرح حرام ہے۔ نہ یہاں کا درخت کاٹا جائے گا اور نہ ہی یہاں کی کوئی گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی، مگر اعلان کرنے والے کے لیے جائز ہے۔ یہاں کی اذخر (خصوصی گھاس) سناروں (اور لوہاروں) کے لیے اور ہماری قبروں کے لیے حلال ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۶۵)۔

حدیث ۶۴۳۹: بنی اسرائیل میں قصاص تھا اور دیت کا دستور نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا، كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَىٰ بِالْأُنثَىٰ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ، (البقرۃ: ۱۷۸)۔ یعنی تم میں قتل پر قصاص فرض کیا گیا ہے۔ اور عفو یہ ہے کہ قتل عمد میں خون بہا قبول کر لیا جائے۔ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ سے مراد یہ ہے کہ دستور کے مطابق ہو۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۱۶۳)۔

حدیث ۶۴۴۰: حضورؐ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے بُرے تین لوگ ہیں۔ حرم میں ظلم کرنے والے، اسلام میں جاہلیت کا طریقہ اختیار کرنے والے، ناحق خون کرنے والے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۴۴۱: (اُحد کے دن مشرکوں کو شکست ہونے لگی تھی تو ابلیس چیخا کہ اپنے پیچھے والوں کو قتل کر دو۔ آگے والے مسلمانوں نے پیچھے والے مسلمانوں پر پلٹ کر حملہ کر دیا۔ اس دوران حذیفہؓ نے اپنے والد کو دیکھا تو پکارنے لگے کہ یہ تو میرے والد ہیں انھیں قتل نہ کرو لیکن کوئی باز نہ آیا۔ ان میں سے کچھ تو ایسے بھاگے کہ طائف جا کر پناہ لی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۵۵۸۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ٦۴۴۲: (ایک لڑکی کا سر پتھر سے کچلا گیا تو کچلنے والے کے سر کو بھی بہ طور قصاص کچلا گیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۵۴۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ٦۴۴۳: ایک یہودی نے زیور کی خاطر ایک لڑکی کا قتل کر دیا۔ آنحضرتؐ نے قصاص میں اسے قتل کر دینے کا حکم فرمایا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ٦۴۴۴: ہم نے رسول اکرمؐ کو دوائی پلائی۔ آپؐ اشارے سے منع فرماتے رہے۔ لیکن ہم نے سوچا یہ تو ہر مریض کرتا ہے، لہٰذا ہم نے دوا پلا ہی دی۔ جب آپؐ کو افاقہ ہوا تو فرمایا، "میں منع کرتا رہا پھر بھی مجھے دوا پلا دی۔ اب گھر میں جتنے ہیں سب کے منہ میں یہ دوا ڈالی جائے، سوائے عباسؓ کے"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۱۲۴)۔

حدیث ٦۴۴۵: ارشادِ نبیؐ ہے کہ ہم ظہور کے اعتبار سے آخر ہیں لیکن جنت کے اعتبار سے اول ہوں گے، (دیکھیں حدیث ٦۱۹۸، ٦۱۹۹)۔۔۔ اس کے علاوہ فرمایا کہ اگر کوئی شخص تمھارے گھر میں جھانکے اور داخل ہونے کے لیے اجازت نہ لے تو تم اس کو پتھر مار سکتے ہو۔ اس میں اس کی آنکھ بھی پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ٦۴۴٦: انس بن مالکؓ کا کہنا ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرمؐ کے گھر میں جھانکا تو آپؐ نے اسے مارنے کے لیے تیر کا پھل استعمال کیا۔ راوی: حمیدؒ۔

حدیث ٦۴۴۷: (اُحد کے دن مشرکوں کو شکست ہونے لگی تھی تو ابلیس چیخا کہ اپنے پیچھے والوں کو قتل کر دو۔ آگے والے مسلمانوں نے پیچھے والے مسلمانوں پر پلٹ کر حملہ کر دیا۔ اس دوران حذیفہؓ نے اپنے والد کو دیکھا تو پکارنے لگے کہ یہ تو میرے والد ہیں انھیں قتل نہ کرو لیکن کوئی باز نہ آیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۵۵۸۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ٦۴۴۸: خیبر کے سال آنحضرتؐ کے ہمراہ لوگ جنگ کے لیے نکلے تو راستے میں عامر بن اکوعؓ سے لوگوں نے شعر سنانے کی فرمائش کی۔ انھوں نے شعر خوانی کی۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ اس پر رحم کرے۔ لڑائی شروع ہوئی، اور صبح کو عامر بن اکوعؓ شہید ہو گئے۔ حضورؐ سے میں نے عرض کیا کہ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ عامرؓ کے عمل اکارت گئے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا، "جو ایسا کہتا ہے وہ جھوٹا ہے"۔ آپؐ نے اپنی دو انگلیاں ساتھ اٹھا کر فرمایا "اسے دوگنا اجر ملے گا۔ وہ تو پرکشش مجاہد تھا"۔ راوی: سلمہ بن اکوعؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۹۰۱ اور حدیث ۵۹۲۲)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۴۴۹، ۶۴۵۰: ایک آدمی نے کسی کے ہاتھ پر اپنے دانتوں سے کاٹا۔ اُس نے اس زور سے اپنا ہاتھ کھینچا کہ اس کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ مقدمہ آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؐ نے فرمایا، "تم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو اس طرح کاٹتا ہے جیسے کوئی اونٹ کاٹتا ہے۔ ایسوں کو خون بہا نہیں ملے گا"۔ راویان: عمران بن حصینؓ اور بن یعلیؓ اپنے والد سے۔

حدیث ۶۴۵۱: نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو ایسا طمانچہ مارا کہ اس کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ وہ لوگ آنحضورؐ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپؐ نے قصاص کا حکم دیا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۴۵۲، ۶۴۵۳: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ (دیت کے اعتبار سے) چھوٹی انگلی اور انگوٹھا برابر ہیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۴۵۴: (بیماری کی حالت میں رسول اکرمؐ کو منع کرنے کے باوجود دوائی پلائی گئی۔ آپؐ نے خفا ہو کر فرمایا "میں منع کرتا رہا پھر بھی مجھے دوا پلادی۔ اب گھر میں جتنے ہیں سب کے منہ میں یہ دوا ڈالی جائے، سوائے عباسؓ کے"):
یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۱۲۴ اور گذشتہ حدیث ۶۴۴۴۔ راوی: عبید اللہؓ۔

حدیث ۶۴۵۵: سہل بن ابی حثمہ انصاریؓ کا بیان ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر گئے۔ وہ وہاں پہنچ کر ایک دوسرے سے جدا ہوگئے۔ بعد میں انھوں نے اپنے ایک ساتھی کو مقتول پایا۔ وہ وہاں کے لوگوں سے ملے اور کہا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کر دیا۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ نہ تو ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہی قاتل کو جانتے ہیں۔ چناں چہ سہل انصاریؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے اور خیبر کا واقعہ بیان کیا۔ پہلے تو حضورؐ نے ان سے کہا کہ جب بھی تمھیں اپنی کچھ بات کہنا ہے تو تم میں سے بڑا بات کیا کرے۔ پھر دریافت فرمایا کہ کیا تمھارے پاس اس قتل کا کوئی گواہ ہے؟ انھوں نے بتایا کہ کوئی نہیں ہے۔ پھر پوچھا کیا خیبر والے قسم کھالیں گے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہود کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس پر آپؐ نے خون، باطل کرنا پسند نہ کیا اور بیت المال سے دیت کی ادائیگی کا حکم دیا۔ راوی: بشیر بن یسارؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۷۴۰)۔

حدیث ۶۴۵۶: (یہ ایک بہت طویل حدیث ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ):

- عمر بن عبد العزیزؒ تخت خلافت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے لوگوں سے سوال کیا کہ تم قسامہ (قسم کی بنیاد پر قصاص) کے متعلق کیا جانتے ہو؟ وہاں موجود لوگوں نے کہا کہ قسامہ کے ذریعہ قصاص لینا حق ہے۔ اور دیگر خلفاء نے بھی اس کے ذریعہ قصاص لیا ہے۔

Siddiqui Publications

- محفل میں ابو قلابہؒ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ اس بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟ تو انھوں نے کہا، میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ اگر دمشق کے پچاس سردار کسی کے متعلق یہ کہیں کہ اس شخص نے زنا کیا ہے جب کہ اُن میں سے کسی نے ایسا دیکھا نہیں پھر بھی کیا آپ اس کو سنگسار کردیں گے؟ یا حمص کے پچاس شرفاء کہہ دیں کہ اس شخص نے چوری کی ہے جب کہ اُن میں سے کسی نے دیکھا نہیں تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ عمر بن عبد العزیزؒ نے جواب دیا، بالکل نہیں۔ ابو قلابہؒ نے کہا، یاد رہے کہ آنحضرتؐ نے قصاص میں صرف تین صورتوں میں قتل کیا ہے۔ قتل کے مقابل قتل، شادی شدہ زانی کا قتل، اور ملحد ہو جانے پر قتل۔۔۔ ان تینوں صورتوں میں قتل کیے جانے کی مثال میں انھوں نے انس بن مالکؓ کی بیان کردہ حدیث بھی سنائی، (دیکھیں حدیث ۲۳۱ اور حدیث ۶۳۷۱ تا ۶۳۷۴)۔
- ابو قلابہؒ نے مزید کہا کہ ایک اور موقع پر قتل تو ہوا تھا لیکن نہ تو اس کا کوئی گواہ موجود تھا اور نہ ہی کسی کی قسم پر اعتبار کیا جا رہا تھا تو نبی اکرمؐ نے دیت کی بجائے بیت المال سے خود خون بہا ادا فرمایا۔ (دیکھیں حدیث ۵۷۴۰ اور اوپر کی حدیث ۶۴۵۵)۔
- ابو قلابہؒ نے حضرت عمرؓ کے زمانے کا بھی ایک واقعہ بیان کیا کہ قبیلہ ہذیل کا ایک آدمی کسی یمنی کے گھر ٹھہرا۔ اُس یمنی نے اس کا قتل کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے گواہی نہ ہونے کی صورت میں (قسامہ کے تحت) پچاس آدمیوں سے قسم مانگی۔ قسمیں کھائی گئیں لیکن سب جھوٹی تھیں۔ ان جھوٹوں کو قدرت نے سزا یہ دی کہ بارش سے بچنے کے لیے وہ ایک غار میں گھسے اور سب اس کے اندر دھنس گئے۔ راوی: ابو رجاء (آل ابی قلابہ)۔

حدیث ۶۴۵۷، ۶۴۵۸: ایک شخص نے نبی اکرمؐ کے گھر میں جھانکا تو آپؐ نے اسے مارنے کے لیے تیر کا پھل استعمال کیا۔ راویان: انس بن مالکؓ اور سہل بن سعد ساعدیؓ۔ (دیکھیں گذشتہ حدیث ۶۴۴۶)۔

حدیث ۶۴۵۹: حضورؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص تمھارے گھر میں جھانکے اور داخل ہونے کے لیے اجازت نہ لے تو تم اس کو پتھر مار سکتے ہو۔ اس میں اس کی آنکھ بھی پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۴۴۵)۔

حدیث ۶۴۶۰: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس وہی چیز ہے جو قرآن میں ہے، سوائے فہمِ قرآن کے، جو کسی کسی کو دیا جاتا ہے۔۔۔ صحیفہ میں دیت اور قیدی کو آزاد کرنے سے متعلق احکام ہیں۔ مسلم کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔ راوی: ابو جحیفہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۴۶۱ تا ۶۴۶۵: دو عورتوں میں پتھروں کا استعمال کرتے ہوئے شدید لڑائی ہوئی۔ ان میں ایک عورت حاملہ بھی تھی، جس کے نتیجے میں اس کا حمل ضائع ہو گیا۔ آنحضورؐ نے حمل گرنے پر اس کی دیت کا فیصلہ کیا اور فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی بہ طور تاوان دینا ہو گا۔ حدیث ۶۴۶۴ میں ہے کہ وہ عورت جس کے حق میں دیت کا فیصلہ ہوا تھا وہ مر گئی۔ اس موقع پر نبی مکرمؐ نے حکم فرمایا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور شوہر کی ہو گی۔ اور اس کی دیت اس کے عصبہ پر ہے۔ راویان: ابو ہریرہؓ، حضرت عمرؓ، ہشامؓ، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰنؓ۔

حدیث ۶۴۶۶: جب نبی اکرمؐ مدینہ تشریف لائے تو ابو طلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضورؐ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ انس ایک سمجھدار لڑکا ہے۔ یہ آپؐ کی خدمت کرے گا۔ میں نے تمام سفر و حضر میں حضورؐ کی خدمت کی۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کام کیا تو آپؐ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تُو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ اور جب میں نے کوئی کام نہیں کیا تو آپؐ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تُو نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۵۸۳)۔

حدیث ۶۴۶۷، ۶۴۶۸: ارشادِ نبویؐ ہے کہ کسی شخص کو چوپایوں کا زخمی کر دینا بلا قصاص ہے۔ کنویں میں گر کر اور کان میں مر جانے والے کا خون معاف ہے۔ اور رکاز (یعنی زمینی خزانے یا دفینے ملنے کی صورت میں) میں پانچواں حصہ ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۶۴۶۹: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جس نے کسی ایسے مجاہد کو قتل کیا جس سے معاہدہ ہو تو وہ جنت کی خوشبو تک بھی نہ پائے گا۔ حالاں کہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۶۴۷۰: (حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس وہی چیز ہے جو قرآن میں ہے، سوائے فہمِ قرآن کے جو کسی کسی کو دیا جاتا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۴۶۰۔ راوی: ابو جحیفہؓ۔

حدیث ۶۴۷۱، ۶۴۷۲: ایک یہودی نے کہا کہ اللہ نے موسیٰؑ کو تمام نبیوں پر فضیلت دی ہے۔ ایک انصاری مسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا محمدؐ پر بھی؟ اس نے کہا ہاں، یہ سنتے ہی انصاری کو غصہ آ گیا اور انھوں نے اس کو طمانچہ رسید کر دیا۔ یہودی نے آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچ کر شکایت کی۔ حضورؐ نے سب قصہ سن کر فرمایا، "انبیاء میں مجھے فضیلت نہ دو"۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۵۲، ۲۲۵۳)۔

Siddiqui Publications

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَیِدِنَامُحَمَّدٍ نِ الَّذِیْ
قُلْتَ فِیْهِ
قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّـهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّـهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّـهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

Siddiqui Publications